REGD No. L. 5254

157

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۶/۱۱ | ۱۷ فتح ۱۳۳۶ھش ۱۷ دسمبر ۱۹۵۷ء | نمبر ۲۹۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت کے لئے دعا کی تحریک

جیسا کہ احباب کو علم ہے تفسیر صغیر کے سلسلہ میں مسلسل محنت اور ساتھ کے ساتھ سلسلہ کے دیگر امور سرانجام دینے کا حضور کی صحت پر اثر پڑا ہے۔ اور اب جلسہ سالانہ بھی قریب آرہا ہے۔ جس میں حضور کو اور زیادہ محنت کرنی پڑے گی۔ اس لئے احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ حضور کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ حضور کا وجود خدا تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ جس کی ہمیں قدر کرنی چاہیئے اور دل و جان سے حضور کی صحت کے لئے دعائیں کرتے رہنا چاہیئے۔

جاپان اور روس کے درمیان نئے معاہدوں پر دستخط

"تجارت میں توسیع سے خوشگوار تعلقات کی نئی راہ کھل گئی ہے"

ٹوکیو ۱۶ دسمبر۔ جاپان اور روس کے درمیان انہی دنوں تین معاہدوں پر دستخط ہوئے ہیں جن کا تعلق درآمد و برآمد جہاز رانی طریق ادائیگی اور ایک روسی تجارتی مشن کے قیام سے ہے۔ اس سلسلہ میں تقریباً ۳ مہینوں سے یہاں بات چیت ہو رہی تھی۔ یہ معاہدے اس لحاظ سے اہم ہیں کہ روس اور جاپان کے درمیان مکمل طور پر خوشگوار تعلقات کی بحالی کی طرف یہ ایک اور قدم ہے۔ اور اس سے دونوں ملکوں کے درمیان بڑے پیمانہ پر تجارت کی راہ کھل گئی ہے۔

تجارت اور طریق ادائیگی کے معاہدے کے تحت اگلے سال غالباً روس سے جاپان کی یکطرفہ تجارت کئی کروڑ ڈالر تک جا پہنچے گی۔ جو اس سال کے اعداد سے تین گنا ہے۔ اور ادائیگی سٹرلنگ میں ہوگی۔ اب تک یہ تجارت تبادلہ اجناس کے سمجھوتہ کے تحت ہوتی تھی۔ درآمد برآمد اور جہاز رانی کے معاہدے کی رو سے دونوں ملک باہمی تجارت اور جہاز رانی میں ایک دوسرے کے ساتھ انتہائی ترجیحی سلوک کریں گے۔

دونوں ملکوں کے درمیان یہ طے نہیں پایا۔ کہ ہر سال کتنی رقم کا باہمی لین دین ہوگا۔ البتہ درآمد و برآمد والی اشیاء اور ان کی مقدار کا تعین ہو گیا ہے۔

اس معاہدے کے تحت جاپان ریل گاڑی کے ڈبے۔ جہاز، ماہی گیری کی کشتیاں، مچھلی کو محفوظ کرنے اور ڈبوں میں بند کرنے والی مشینیں برآمد کرے گا۔ جاپان نے روسی جہازوں کی مرمت کا بھی وعدہ کیا ہے۔ اس معاہدے کے تحت روس لکڑی، کوئلہ، قیمتی دھاتیں بعض معدنیات کھاد کیمیاوی اشیاء جاپان کو دے گا۔

ملک نون نے کابینہ کی تشکیل مکمل کرلی

ڈاکٹر خان صاحب اور سہروردی مل کر نئی حکومت کا ہاتھ بٹائیں گے

کراچی ۱۶ دسمبر۔ نامزد وزیر اعظم ملک فیروز خان نون نے اپنی کابینہ کی تشکیل مکمل کرلی ہے۔ کابینہ آج صبح اپنے عہدے کا حلف اٹھانے والی تھی۔ ملک نون نے بتایا ہے۔ کہ میری فہرست میں مشرقی پاکستان کے وزیر بھی شامل ہیں۔ ورپبلکن اور عوامی لیگ کے ذرائع نے اپنے اس موقف کا اعادہ کیا ہے۔ کہ وہ کابینہ میں شامل ہوئے بغیر ملک نون کے ساتھ پورا تعاون کرتے رہیں گے۔ ایک سوال پر ڈاکٹر خان صاحب نے بتایا کہ میں اور سہروردی مل کر نئی حکومت کا ہاتھ بٹانے کا عزم کرچکے ہیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۶ دسمبر۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت درد نقرس کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کو کئی روز سے پھر تکلیف رہنے لگی ہے۔ رات بالعموم جاگتے ہوئے گزرتی ہے۔ بیٹھنے کی حالت ابھی تک پیدا نہیں ہوئی۔ احباب التزام سے دعا جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ جلد شفایاب فرمائے۔ اور اپنے فضل سے جلسہ سالانہ تک بیٹھنے کی حالت پیدا فرما دے۔ آمین

مغربی ایران میں زلزلے کے جھٹکے

تہران ۱۶ دسمبر۔ مغربی ایران میں زلزلے کے جھٹکے برابر محسوس کئے جا رہے ہیں۔ اور ہزاروں بے خانماں افراد شدید سردی اور برفباری میں ناقابل برداشت اذیت سے دوچار ہیں۔ یہاں ان دنوں درجہ حرارت صفر سے بھی نیچے گر گیا ہے۔

عراق کے نئے وزیر اعظم

بغداد ۱۶ دسمبر۔ عراق کے نئے وزیر اعظم عبد الوہاب مرجان نے کل اپنی کابینہ بنالی۔ بعد ازاں آپ نے اعلان کیا کہ میری حکومت معاہدہ بغداد کی بدستور حمایت کرتی رہے گی۔ آپ نے کہا۔ کہ اس معاہدہ سے عربوں اور مشرق وسطیٰ کے مفادات کی تکمیل ہوگی۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ دسمبر

مقدس اجتماع

ربوہ کا سالانہ جلسہ اب تو بہت قریب آگیا ہے۔ آج دسمبر کی ۱۶ تاریخ ہے۔ اور ۲۶ دسمبر کو جلسہ شروع ہو جائے گا۔ گویا صرف دس دن باقی رہ گئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ابھی سے ربوہ کی رونق میں اضافہ محسوس ہو رہا ہے۔ بہت سے دوست ان دنوں میں رخصتیں لے کر یا کام کاج سے فراغت حاصل کر کے محض جلسہ کی خاطر ایک ایک ماہ پہلے ہی اپنے مکانات میں مقیم ہو جاتے ہیں کئی احباب جو کہیں دور ملازمت یا کاروبار کرتے ہیں ربوہ کی مقدس زمین میں زیادہ سے زیادہ سانس لینے کے لئے پہنچ جاتے ہیں۔ اس طرح ربوہ کی معمولی آبادی میں اضافہ ہو جاتا ہے اور دوکانیں اور دیگر کاروبار پر رونق ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ آج کل بھی ربوہ کی رونق میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ اور روز بروز اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس سے ہمیں امید ہوتی ہے کہ امسال جلسہ سالانہ حسب معمول پہلے سے بھی زیادہ پُر رونق ہوگا۔

حج بیت اللہ جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے تمام مسلمانوں پر فرض کیا گیا ہے وہ دین اسلام کا پانچواں اہم رکن ہے۔ استطاعت رکھتے ہوئے بشرط امن ہر مسلمان پر حج اسی طرح فرض ہے جس طرح اس پر کلمہ طیبہ۔ نماز۔ روزہ زکوٰۃ فرض ہے جس طرح دوسرے فرائض کے ساتھ استثنائی صورتیں ہوتی ہیں اسی طرح حج کے ساتھ بھی استثنائی صورتیں لگی ہوئی ہیں۔ ورنہ حج جیسا کہ ہم نے کہا ہے نص صریح کے مطابق ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اس لئے حج بیت اللہ دین اسلام کا ایک اہم رکن ہے۔ اور اس کا عمداً تارک مسلمان نہیں۔ اس لئے ہر احمدی کے لئے حج بیت اللہ فرض ہے۔ بعض ضمنی فوائد جو حج بیت اللہ کے ساتھ وابستہ ہیں۔ بعض دینی جلسوں کو بھی حاصل ہو سکتے ہیں۔ سب سے بڑا ضمنی فائدہ جو حج بیت اللہ سے حاصل ہوتا ہے۔ وہ اجتماع المومنین ہے۔ اپنی زندگی میں ایک بار ایک مسلمان کا مومنوں کے اتنے عظیم الشان اجتماع میں شامل ہونا اس کو وحدت باری تعالےٰ کا ایسا نظارہ پیش کرتا ہے۔ جو چشم فلک کہیں اور نہیں دیکھ سکتی۔ دنیا میں مختلف اغراض کے پیش نظر بڑی بڑی کانفرنسیں ہوتی ہیں۔ جلسے انعقاد پذیر ہوتے ہیں۔ میلے لگتے ہیں۔ بازار سجائے جاتے ہیں۔ لیکن حج بیت اللہ کے اجتماع کا وہ تقدس جو ہر سال تمام دنیا کے مومنین کو اپنی آغوش میں لیتا ہے۔ اور انہیں ایک خدا کی پرستش کے جذبہ سے بھرپور کر دیتا ہے۔ دنیا کے پردہ پر کہیں اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔ حج بیت اللہ کا جو ثواب ہوتا ہے۔ وہ تو ایک الگ اور مستقل نفع ہے۔ جو ہر حج کرنے والے کو ملتا ہے۔ لیکن مومنین کے اتنے بڑے اجتماع میں شامل ہونا ہی اپنی جداگانہ عظیم برکات کی وجہ سے ایک خاص خصوصیت رکھتا ہے۔ حج کے جو مناسک ہیں ان کی ادائیگی تو ایک شرعی فرض ہے۔ لیکن اتنے بڑے اجتماع میں شامل ہو کر پانچ وقت باجماعت نمازوں کی ادائیگی بھی خاص افزائش اثر کا باعث ہوتی ہے۔ اور یہاں اجتماعی دعائیں تمام عالم اسلام کی بہبودی اور فروغ دین کے لئے خاص اہمیت اختیار کر جاتی ہیں۔ اور مومنین کو بحیثیت مجموعی عرش الٰہ سے قریب تر کر دیتی ہیں۔

الغرض یہ حج بیت اللہ کا سب سے نمایاں ضمنی فائدہ ہے۔ اور جو برکات اللہ تعالےٰ نے حج بیت اللہ کے ساتھ وابستہ کی ہیں۔ یہ چیز ان برکات میں سے خاص مقام رکھتی ہے۔

اسی طرح اگر تمام دنیا کے مسلمان اس عظیم سالانہ اجتماع سے دیگر قومی فوائد حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اور ان ایام میں خاص مشترکہ معاملات و مسائل کے متعلق تبادلہ خیالات کرنے کے لئے مجالس برپا کریں۔ تو اس سے مسلمانوں کو عالمگیر پیمانہ پر دینی و دنیوی فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ افسوس ہے کہ ابھی تک ان فوائد کو حاصل کرنے کے لئے کوئی خاص اقدامات نہیں کئے گئے۔ اگرچہ اس طرف اب کچھ توجہ ہوتی جا رہی ہے۔ اگر یہ رجحانات بڑھتے جائیں۔ تو کسی دن حج بیت اللہ جہاں دینی برکات کا ذریعہ ہے وہاں دنیوی برکات کا بھی مرکز بن سکتا ہے

دینی اجتماعوں میں سے اس کے بعد جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ بھی دینی اور دنیوی برکات کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔ دنیا کے پردہ پر شاید ہی کوئی اتنا بڑا دینی اجتماع انعقاد پذیر ہوتا ہوگا۔ اس عظیم الشان اجتماع میں دنیا کے مختلف حصوں میں رہنے والے دور دور سے اس میں آکر شامل ہوتے ہیں۔ اور جس طرح پہلے قادیان کی سرزمین ان دنوں میں ایک عظیم شہر کی صورت اختیار کر جاتی رہی ہے۔ اسی طرح اب ربوہ میں ہوتا ہے۔ جو دینی فوائد اس اجتماع عظیم سے حاصل ہوتے ہیں۔ ان کو ہر احمدی جانتا ہے اکثر دوست تو جلسہ میں شمولیت کے لئے سال بھر تیاری کرتے رہتے ہیں اور اخراجات کے لئے اپنی قلیل آمدنی میں سے پس انداز کرتے رہتے ہیں۔ اور احمدیوں کے کنبوں کے کنبے ربوہ میں ایک ہفتہ کے لئے گویا ہجرت کر آتے ہیں۔ ہر طرف چہل پہل ہو جاتی ہے۔ اجتماعی دعائیں اپنے امام کے پیچھے باجماعت نمازیں ازدیاد ایمان کا باعث ہوتی ہیں۔ سلسلہ کے چوٹی کے علماء دن بھر اپنی تقریروں سے فیضیاب کرتے ہیں۔ راتوں کو بھی مجالس برپا ہوتی ہیں۔ اکثر دوست راتیں تہجد میں بسر کرتے ہیں۔ مساجد میں نمازیوں کی کثرت سے تل رکھنے کو جگہ نظر نہیں آتی۔ اس کڑکڑاتی سردی میں بسا اوقات صحن میں نمازیوں کی صفیں لگی ہوتی ہیں۔ دلوں کی گرمی سردی محسوس بھی نہیں ہونے دیتی۔ اگرچہ خدا تعالےٰ کے فضل سے مہمانوں کی رہائش کے لئے اب بہت سے مکانات موجود ہو گئے ہیں۔ تاہم بعض دفعہ ہم نے دیکھا ہے۔ کہ لوگ جلسہ گاہ میں آسمان کی چھت کے تلے رضائیاں اوڑھے مقدس نیندوں کے مزے لے رہے ہیں۔

جب راقم الحروف پہلی دفعہ قادیان میں جلسہ میں شمولیت کے لئے آیا اس وقت بیعت نہیں ہوئی تھی۔ ایک عزیز کے ہمراہ اس کے رشتہ داروں کے ہاں رات ٹھہرا۔ کمرہ میں پرالی بچھی تھی وہیں بستر کھولکر جم گئے لنگر سے کھانا آیا۔ سچی بات یہ ہے۔ کہ کھانے کا ایسا لطف اپنی زندگی میں پہلے کبھی نہیں آیا تھا۔ ماش کی دال اور روٹیاں تھیں۔ پھر ایسی پُر لطف نیند بھی پہلے کبھی نہیں آئی تھی۔ آج تک وہ کھانا اور وہ رات نہیں بھولی۔ ایک تقدس تھا۔ کہ رگ و پے میں سرایت کئے جا رہا تھا۔ اس طرح تین دن رات رہا۔ اور ایک نئی زندگی۔ زندگی میں ایک تازگی ایک نئی روح لے کر لوٹا۔ انہیں مقدس ایام کا اعجاز ہے کہ راقم الحروف حقیقی اسلام کی آغوش میں آگیا۔

اسی طرح ہزاروں انسانوں کی زندگیاں جلسہ سالانہ نے بدل ڈالی ہیں۔ ایسے لوگ جو صرف تماشہ دیکھنے آئے یہیں کے ہو کر رہ گئے الغرض جلسہ کی برکات حیطۂ قلم میں نہیں آسکتیں۔ تمام احمدی اس سے واقف ہیں۔ جو کسی مجبوری کی وجہ سے شامل نہیں ہو سکتے۔ سال بھر آئندہ سال کے جلسہ کا انتظام کرتے رہتے ہیں۔ اور حقیقت تو یہ ہے۔ کہ جو شخص بغیر کسی شرعی عذر کے کسی جلسہ میں شامل نہیں ہوتا۔ وہ اپنی زندگی کا ایک سال ضائع کر دیتا ہے۔

صاحب استطاعت مخیر احباب کی خدمت میں گزارش

ربوہ میں بعض غریب بیوہ عورتیں رہتی ہیں۔ اور بعض یتیم بچے تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ نیز بعض ایسے غرباء ہیں کہ باوجود محنت مزدوری کرنے کے اس قدر گنجائش نہیں پاتے کہ موسم سرما میں سردی سے بچاؤ کی صورت کر سکیں۔ میں ہر صاحب استطاعت اور مخیر احباب سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ اپنے غریب بھائیوں، یتیم بچوں۔ بیوہ عورتوں کے لئے نئے یا مستعمل پارچات بھجوائیں۔ یا پھر جلسہ سالانہ پر ساتھ لائیں۔ اور دفتر پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو دے کر رسید حاصل کریں۔ پرائیویٹ سیکرٹری

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شاندار تجدیدی کارنامہ

اسلام کو بدنام کرنے والے غلط عقائد کی اصلاح اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ارفع شان کا اظہار

(از مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی مولوی فاضل جامعہ احمدیہ ربوہ)

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے قبل اسلام کی خستہ و خرابی اور بدحالی کوئی ڈھکی چھپی بات نہ تھی اگر ایک طرف اغیار اسلام پر طعن و تشنیع کرتے نہ تھکتے تھے۔ تو دوسری طرف اپنے بھی اسلام کی تعلیمات سے دور ہو چکے تھے۔ مغربیت زدہ طبقہ اسلام سے بیزار ہو چکا تھا۔ انہوں نے اگرچہ بظاہر اسلام سے بیزاری کا اظہار نہیں کیا تھا۔ لیکن دلوں میں اسلام کی عزت و عظمت کے قائل نہ تھے۔ اور قرآنی تعلیمات کو ناقابل عمل سمجھ کر اسلام کو نعوذ باللہ ایک مردہ مذہب خیال کرتے تھے۔ یہ تو اسلام کی تعلیمات سے ناواقف طبقہ کا حال تھا۔ لیکن وہ لوگ جو بزعم خود اپنے آپ کو اسلام کے محافظ قرار دیتے تھے۔ ان کی حالت اس سے کہیں ابتر تھی۔

یہ حضرات اپنی بداعتقادیوں اور بداعمالیوں کے باعث اسلام کو عظیم نقصان پہنچانے کے مرتکب ہوئے یہ سانحہ عظیمہ تاریخ اسلام کا ایک کھلا باب ہے۔ اور اس حقیقت سے شاید کسی کو انکار نہ ہو گا۔ کہ اسلام کی وہ روح باقی نہ رہی تھی۔ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ کَانُوْا مُسْلِمِیْنَ یعنی بہت دفعہ کافر بھی چاہتے۔ کہ کاش وہ مسلمان ہوتے۔ اسلام میں جابجا رخنے پیدا ہو چکے تھے۔ بے شمار بدعات جنم لے چکی تھیں۔ اور بعض معاملات میں تو سرے سے اسلام کی روح کو ہی کچل کے رکھ دیا گیا تھا۔ لیکن قرآن پاک اور احادیث نبوی کی بشارتوں کے مطابق عین وقت پر اللہ تعالیٰ نے اسلام کی ڈگمگاتی ہوئی ناؤ کو سنبھال لیا۔ اور مسیح موعودؑ کو حکم اور عدل بنا کر خلق کی ہدایت اور اسلام میں پیدا شدہ مفاسد کی اصلاح کے لئے مامور فرمایا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تجدیدی مساعی کا ایک مختصر سا خاکہ قارئین کے پیش کیا جاتا ہے۔ جس سے واضح ہو جائیگا۔ کہ حضرت اقدس علیہ السلام نے اسلام کی کتنی عظیم الشان خدمت کی

توحید اور ایمان باللہ

اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی توحید پر کامل ایمان اسلام میں ایک ایسا نقطہ مرکزی ہے کہ جس کے گرد تمام عقائد اور اعمال چکر لگاتے دکھائی دیتے ہیں مگر بدقسمتی سے اسی بنیادی اور مرکزی عقیدہ کے بارہ میں مسلمان ٹھوکر کھا گئے۔ قبروں اور خانقاہوں پر ان کے سجدے اور طواف دیکھ کر کسی مشرک قوم کا گمان ہوتا تھا۔ بعض لوگ اپنے آپ کو موحد کہتے اور شرک سے بکلی بیزاری کا اعلان کرتے تھے مگر مسیح علیہ السلام کو زندہ آسمان پر بٹھا کر وہ بھی شرک میں مبتلا تھے۔ اسی طرح وہ حضرت مسیح علیہ السلام کے بارہ میں یہ اعتقاد رکھتے تھے۔ کہ وہ مردے زندہ کرتے تھے۔ اور پرندوں کو بنایا کرتے تھے حالانکہ یہ عقائد اسلام کی تعلیمات کے بالکل برعکس اور توحید کی روح کے منافی ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان تمام مشرکانہ عقائد کی تردید کی اور توحید کا اصلی مفہوم دنیا کے سامنے پیش کیا اور بتایا کہ شرک صرف بتوں کی پوجا کرنے اور انہیں سجدہ کرنے کا نام ہی نہیں، بلکہ حقیقی شرک میں یہ بات بھی شامل ہے۔ کہ انسان کسی چیز کی ایسی عزت کرے۔ کہ جیسی خدا کی کرنی چاہیئے۔ یا اس سے ایسی محبت کرے کہ جیسی خدا سے کرنی چاہیئے۔ یا کسی چیز پر ایسا بھروسہ رکھے۔ کہ جیسا خدا پر رکھنا چاہیئے چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

ہرچہ غیر خدا بخاطر تست۔
آں بت تست اے بایماں سست
پُرحذر باش زیں بتانِ نہاں۔
دامنِ دل زدستِ شاں برہاں

یعنی ہر وہ چیز کہ جو خدا کے مقابل پر تیرے دل میں جگہ پائے ہوئے ہے۔ وہ تیرے دل کا ایک مخفی بت ہے۔ مگر اے کمزور ایمان والے شخص تو اسے سمجھتا نہیں۔ تجھے چاہیئے کہ اپنے ان مخفی بتوں کی طرف سے ہوشیار رہے۔ اور اپنے دل کے دامن کو ان کی طرف سے بچا کر رکھے“۔

اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی صفات کے بارہ میں بھی مسلمانوں میں سخت غلط فہمی پیدا ہو چکی تھی۔ یہ سمجھ لیا گیا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی بعض صفات معطل اور منقطع بھی ہو سکتی ہیں مثلاً مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہو چکا تھا کہ گو اللہ تعالیٰ پہلے زمانوں میں تو بولتا تھا مگر اب اللہ تعالیٰ کی یہ صفت معطل ہو چکی ہے اور اس نے بولنا ترک کر دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی طرف منسوب ہونے والے اس غلط عقیدہ کی بھی تردید کی اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی صفات اسکی ذات کی طرح ہی ازلی و ابدی ہیں۔ وہ کبھی بھی منقطع نہیں ہونگی۔ وہ آج بھی اسی طرح بولتا اور سنتا ہے جیسا کہ پہلے زمانوں میں بولتا اور سنتا تھا

ملائکۃ اللہ کی حقیقت

ایمان باللہ کے بعد اسلام کا دوسرا رکن ایمان بالملائکہ ہے۔ اس کے بارہ میں بھی مسلمان شدید غلط فہمی کا شکار ہو چکے تھے۔ عام طور پر یہ خیال کیا جانے لگا تھا۔ کہ ملائکہ کوئی عجیب و غریب مخلوق ہیں۔ اور ان کی مخصوص وضع و قطع ہے۔ اس کے علاوہ ملائکہ کے متعلق ایک اور گمراہ کن عقیدہ یہ پیدا ہو چکا تھا۔ کہ ملائکہ نعوذ باللہ گناہ کا ارتکاب بھی کر سکتے ہیں؟ اور اللہ تعالیٰ کے بالمقابل کھڑے بھی ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اس غلط عقیدہ کو سچا ثابت کرنے کے لئے بعض فرضی قصے گھڑ لئے گئے تھے۔ مثلاً یہ کہ حضرت آدم علیہ السلام کے معاملہ میں فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کی حکمتوں پر اعتراض کیا۔ اور اسی طرح ہاروت و ماروت کے بارہ میں بھی کہا جاتا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے دو فرشتے آدمی کے بھیس میں زمین پر بھیجے۔ جو کہ ایک فاحشہ عورت پر عاشق ہو گئے اور آخر۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بابل کے کنوئیں میں اوندھے منہ لٹکائے گئے (نعوذ باللہ) اسی طرح کہا جاتا ہے۔ کہ ابلیس فرشتوں کا استاد تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان تمام رائج الوقت غلط عقائد کی تردید فرمائی اور ملائکہ کی اصل حقیقت کو دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور بتایا کہ۔۔۔ فرشتے گو خدا تعالیٰ کی ایک مخلوق ہیں مگر ان کی شکل و صورت کے بارہ میں عجیب و غریب قیاس آرائیاں کرنا درست نہیں ہے۔ آپ نے بتایا۔ کہ فرشتے روحانی وجود ہیں۔ اور یہ جاندار اشیاء کی طرح ادھر ادھر دوڑتے نہیں پھرتے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے اذن سے اپنے اپنے دائرہ میں رہتے ہوئے مقررہ اثرات پیدا کرتے ہیں۔ اسی طرح آپ نے بتایا۔ کہ فرشتے اللہ تعالیٰ سے ہمسری نہیں کرتے۔ اور نہ ہی گناہ کا ارتکاب کر سکتے ہیں۔ کیونکہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ صاف فرماتا ہے!!

لَا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَا اَمَرَھُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ۔ یعنی ملائکہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔ بعض باتوں کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔ وہ انہیں بجا لاتے ہیں

اسلام کا تیسرا رکن کتب سماویہ پر ایمان لانا ہے۔ چنانچہ دیگر کتب سماویہ کے متعلق عموماً اور آنحضرت صلعم پر نازل شدہ کلام الٰہی کے بارہ میں خصوصاً مسلمانوں میں بے شمار غلط عقائد رواج پا چکے تھے۔ جن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دور کر کے قرآن کریم کی حقیقی شان اور عظمت کو دنیا پر ظاہر کیا۔

قرآن کریم میں کوئی آیت منسوخ نہیں

غلطی سے یہ سمجھ لیا گیا تھا۔ کہ سارا قرآن قابل عمل نہیں ہے۔ بلکہ اس کی بعض آیات منسوخ ہو چکی ہیں۔ یہ عقیدہ اس قدر خطرناک تھا۔ کہ اس سے نہ صرف اسلام بلکہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھی حرف آتا تھا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے خود قرآن کریم کی حفاظت کا وعدہ فرمایا تھا۔ اور اس کے علاوہ نسخ کا دروازہ کھولنے

سے قرآن کی قطعیت پر شک ہوتا تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑے زور سے اس بات کو پیش کیا۔ کہ قرآن کریم الحمد سے لے کر والناس تک سارے کا سارا واجب العمل ہے۔ اور کوئی آیت تو درکنار قرآن کریم کا کوئی نقطہ یا شعشہ بھی منسوخ نہیں۔ کیونکہ اگر کسی شخص کو قرآن کریم کی کسی آیت کے معانی سمجھ نہیں آسکتے تو یہ امر اس کی اپنی کج فہمی پر دلالت کرتا ہے۔ نہ کہ قرآن کے نسخ پر چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"جو شخص اپنے نفس کے لئے خدا کے کسی حکم کو ٹالتا ہے۔ وہ آسمان میں ہرگز داخل نہیں ہوگا۔ سو تم کوشش کرو جو ایک نقطہ یا شعشہ قرآن شریف کا بھی تم پر گواہی نہ دے تا تم اس کے لئے پکڑے نہ جاؤ۔ (کشتی نوح صفحہ ۲۳)

پھر فرماتے ہیں۔ "علماء نے مصالحت کی راہ سے بعض احادیث کو بعض آیات قرآنیہ کا ناسخ قرار دیا ہے ۔۔۔ لیکن حق یہی ہے کہ حقیقی نسخ اور حقیقی زیادت قرآن پر جائز نہیں۔ کیونکہ اس سے اس کی تکذیب لازم آتی ہے۔

(الحق لدھیانہ صفحہ ۹۱)

قرآن شریف کو حدیث پر فضیلت حاصل ہے

کلام الٰہی کے بارہ میں ایک اور غلطی یہ کی گئی تھی۔ کہ حدیث کو قرآن کریم پر فضیلت دی جانے لگی تھی۔ اور اگر کوئی صحیح حدیث قرآن کریم کی کسی آیت کے معارض ہوتی تو قرآن کی بجائے حدیث کو واجب العمل قرار دیا جاتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس عقیدہ کو بھی سختی سے ردّ فرمایا۔ اور لکھا کہ اصل چیز جس پر اسلام کی بنیاد ہے۔ وہ قرآن کریم ہے۔ نہ کہ حدیث کیونکہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل فرمودہ یقینی اور قطعی کلام ہے۔ اور اس کی حفاظت کا بھی خدا تعالیٰ نے خود وعدہ کیا ہے۔ لیکن احادیث کا مجموعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ڈیڑھ سو سال بعد معرض وجود میں آیا ہے اور اس کی حفاظت کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ بھی موجود نہیں ہے۔ پس آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی حدیث قرآن کریم کی کسی آیت کے معارض نظر آئے تو اس حدیث کو ردی کی طرح پھینک دیا جائے کیونکہ وہ درحقیقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام نہیں ہے۔

قرآن شریف کے معانی غیر محدود ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کے بارہ میں پیدا شدہ اس غلطی کی بھی تردید فرمائی کہ قرآن کریم ایک مجمل اور محدود کتاب ہے۔ آپ نے فرمایا کہ قرآن کریم غیر منقطع اور لامحدود خزائن کا مجموعہ ہے اور اس کی مثال عالم مادی کی طرح ہے

. . . . جو ہمیشہ سے ایک ہی چلا آیا ہے۔ مگر اس کے مخفی خزائن غیر متناہی ہیں جو رکھتا ہے جن کا ظہور اپنے اپنے وقت پر ہوتا رہتا ہے۔ اسی طرح قرآن شریف ایک روحانی عالم ہے۔ جو اپنے اندر غیر متناہی خزائن رکھتا ہے جن کا ظہور اپنے اپنے زمانے میں ہوتا رہتا ہے۔ لیکن لا یمسّہ الا المطہّرون کے مطابق اس بحر زخار کی اتھاہ گہرائیوں میں صرف نیک اور مطہر لوگ ہی معارف روحانیہ کے موتی نکال سکتے ہیں۔

عصمت انبیاء

انبیاء پر ایمان لانا اسلام کا چوتھا رکن ہے۔ اللہ تعالیٰ انبیاء کو نیکی اور تقویٰ کے قائم کرنے کے لئے بطور نمونہ دنیا میں مبعوث فرماتا ہے۔ اسی لئے انہیں ہر قسم کے گناہوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ مگر اس زمانہ میں یہ معصوم گروہ بھی لوگوں کے ظلم کا ہدف بننے سے نہیں بچ سکا حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر فخر المعصومین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء کے بارہ میں عیسائی مستشرقین کے من گھڑت قصوں اور اسرائیلی افسانوں کی تائید کرکے انبیاء علیہم السلام کو گنہگار ثابت کرنے کی کوشش کی گئی۔

یہ لوگ اپنی کج فہمی میں اس قدر بڑھ گئے کہ مرد کامل اور مظہر خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فداہ نفسی کی ذات ستودہ صفات کو بھی نعوذ باللہ عیوب سے منزہ نہ سمجھا اور آپ کی ذات گرامی پر بھی مختلف الزامات لگائے۔ غرضیکہ انبیاء علیہم السلام کے بارہ میں مسلمانوں میں اسی قسم کے بے شمار خیالات پیدا ہو چکے تھے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس قسم کے باطل خیالات کی تردید کرکے انبیاء کے معصوم عن الخطاء ہونے کا اعلان فرمایا۔ اور حضرت آدم سے لے کر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جس قدر اتہامات تراشے گئے تھے۔ قرآن کریم میں سے ان کا باطل ہونا ثابت کیا۔ اور بتایا کہ انبیاء دنیا میں نیکی کو قائم کرنے کے لئے آتے ہیں۔ اور ان کی تمام حرکات و سکنات بنی نوع انسان کے لئے نمونہ ہوتی ہیں۔ نیز آپ نے فرمایا۔ کہ اگر انبیاء خود دنیا کیلئے نمونہ نہ ہوتا ہوتا۔ تو ان کے مبعوث کرنے کی ضرورت ہی نہ تھی۔ صرف آسمان سے کتاب کا نازل کر دینا ہی کافی تھا۔ انبیاء کے ذریعہ شریعت کو نازل کرنے کا مقصد ہی یہی ہے کہ تا لوگ قول کو عمل کی صورت میں دیکھ سکیں

بعث بعد الموت

اسلام کے اس پانچویں رکن کی عظمت بھی دلوں سے محو ہو چکی تھی۔ جنت و دوزخ کو فرضی اشیاء سمجھا جانے لگا تھا۔ اور اگر زبان سے اس کا اظہار نہیں تھا۔ تو اسلام کی قائم کردہ حدود کو توڑ کر عملاً بعث بعد الموت کی حقیقت کا انکار کیا جا رہا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دلائل اور معجزات سے اس ایمان کو دلوں میں قائم کیا۔ اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام میں پیدا شدہ بے شمار اعتقادی اور عملی مفاسد کی اصلاح فرما کر اسلام کے حقیقی اور روشن چہرہ کو دنیا کے سامنے پیش کیا جس سے دنیا کی آنکھیں خیرہ ہو کر رہ گئیں۔ اور وہ مذاہب جو اسلام میں پیدا شدہ کمزوریوں کے باعث اسلام کو مورد الزام ٹھہرا رہے تھے۔ کچھ اس طرح پسپا ہوئے کہ انہیں سر اٹھانے کی ہمت نہ رہی۔ آپ کے اس عظیم الشان کارنامہ کو دیکھتے ہوئے آپ کی وفات پر آپ کے مخالفین بھی خراج عقیدت پیش کئے بغیر نہ رہ سکے چنانچہ دہلی کے ایک غیر احمدی اخبار کرزن گزٹ کے مشہور ایڈیٹر جناب مرزا حیرت دہلوی لکھتے ہیں۔

"ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے آریہ اور بڑے سے بڑے پادری کو یہ مجال نہ تھی۔ کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکتا" اسی طرح امرتسر کے ایک غیر احمدی "اخبار وکیل" کے ایڈیٹر حضرت اقدس کی وفات پر ایک لمبی تحریر میں رقم طراز ہیں "مرزا صاحب کی اس رفعت نے ان کے بعض دعاوی اور بعض معتقدات سے شدید اختلاف کے باوجود ہمیشہ کی مفارقت پر مسلمانوں کو ہاں تعلیم یافتہ اور روشن خیال مسلمانوں کو محسوس کرا دیا ہے۔ کہ ان کا ایک بڑا شخص ان سے جدا ہو گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ مخالفین اسلام کے مقابلہ پر اسلام کی اس شاندار مدافعت کا جو اس کی ذات کے ساتھ وابستہ تھی۔ خاتمہ ہو گیا ان کی یہ خصوصیت تھی۔ کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پورا کرتے رہے ہیں۔ مجبور کرتی ہے۔ کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جائے۔ . . . . . . آگے لکھتے ہیں کہ . . .

آئندہ امید نہیں کہ ہندوستان کی مذہبی دنیا میں اس شان کا شخص پیدا ہو"۔

اللّٰھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد و علیٰ عبدک المسیح الموعود و بارک و سلم انک حمید مجید۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کیلئے دعا اور صدقات

گوجرانوالہ

مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کی تحریک پر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ نے ایک بکرا بروز جمعرات اور دوسرا بکرا بروز ہفتہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت یابی کے لئے بطور صدقہ دیا اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اور حضور کو مکمل صحت والی لمبی عمر عطا فرماوے (آمین ثم آمین)

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ)

ناصر آباد اسٹیٹ

حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے جماعت احمدیہ ناصر آباد اسٹیٹ نے مورخہ ۹/۱۲/۵۷ بروز سوموار روزہ رکھا۔ اور ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کرکے غرباء میں تقسیم کیا۔ اور صبح اور ظہر کی نمازوں کے بعد اجتماعی دعا کی اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ناصر آباد اسٹیٹ)

درخواست دُعا

محترم بزرگوارم مرزا محمد شریف بیگ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ہنجو کی ضلع لاہور عرصہ چھ ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب جماعت صحابہ کرام اور درویشان قادیان سے صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے

(مرزا حمید احمد محتسب دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ لاہور)

حضرت عرفانی صاحب رضی اللہ عنہ کی ایک خاص خصوصیت

(از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل)

حضرت عرفانی صاحب رضی اللہ عنہ بطور خاص اپنا فرض سمجھتے تھے۔ کہ کاروان روحانیت سے جدا ہو جانے والے ہر ہمسفر کا ذکر خیر کریں۔ پرانے صحابہ میں سے ہر ایک کے بارے میں ان کے پاس معلومات کا ایک ذخیرہ تھا۔ ذاتی طور پر بھی ان کے تعلقات بہت وسیع تھے۔ اور اخبار نویس کی حیثیت سے بھی انہیں بہت معلومات حاصل تھیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے انہیں دل بھی ایسا دیا تھا۔ کہ وہ ہر ایک مصیبت زدہ کی مصیبت پر پسیج جاتا تھا۔ اسلئے آپ تمام بزرگان سلسلہ کے ذکر خیر کو قائم کرنے کا خاص اہتمام فرماتے تھے۔ اور جہاں تک ان کے لئے ممکن ہوتا تھا۔ وہ صالحین کے نیک نام کو پائیدار بنانے میں کوشاں رہتے تھے۔

یہ بات ان کی دلی پاکیزگی اور احباب سلسلہ کے ساتھ ان کے دلی لگاؤ کا ایک بین ثبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے درمیان جو اخوت قائم کی ہے۔ اس میں اضافہ اور اس کے استحکام کے لئے ضروری ہے۔ کہ بزرگان دین اور فدایان سلسلہ کا ذکر زیادہ سے زیادہ وسیع کیا جائے۔ تاکہ آئندہ آنیوالی نسلوں کے دلوں میں ان کی محبت بڑھے۔ اور وہ ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلیں۔

اس خاص خصوصیت کی وجہ سے جو حضرت عرفانی صاحب رضی اللہ عنہ کو حاصل تھی۔ ان کا بھی حق ہے کہ سلسلہ کے احباب ان کے ذکر خیر کو قائم رکھیں۔ اور نئی پود کو صحابہ کے نقش قدم پر چلنے کی تاکید کے طور پر اس کا اہتمام کریں۔ واقعہ یہ ہے۔ کہ ایسے بزرگ اس امر کے محتاج نہیں ہوتے۔ کہ ان کا ذکر کیا جائے۔ لیکن درحقیقت اس کی ضرورت بعد کے لوگوں اور نئی نسل کو ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت عرفانی مرحوم رضی اللہ عنہ کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں انہیں خاص مقام عطا فرمائے (آمین)

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

اشتہار اخبار۔ زیر دفعہ ۵ رول ضابطہ دیوانی

بعدالت خاں عبدالحمید خانصاحب نیازی افسر مالی باختیارات AC II جھنگ
مقدمہ نمبرہ دعوےٰ بلا زر موضع ڈگری تحصیل شورکوٹ

خدا بخش۔ نبی بخش پسران محمد خان احمد خاں ولد دتہ خاں قوم بلوچ سکنہ ڈگری تحصیل شورکوٹ
بنام :۔ پیرا وغیرہ فراد خاں ولد حاجی خاں۔ حسن ولد علی قوم بلوچ سکنہ ڈگری تحصیل شورکوٹ

مندرجہ بالا میں فراد خاں وغیرہ مدعا علیہم حاضری عدالت سے دیدہ و دانستہ گریز کرتے ہیں۔ اب ان پر آسانی سے تعمیل نہیں ہو سکتی۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ وہ مورخہ ۲۳/۱۲/۵۷ کو بوقت صبح ۹ بجے مقام مگھیانہ حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج مورخہ ۷/۱۲/۵۷ بثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا

نمبر مقدمہ	تاریخ	
۸۷۶	۳/۱۲/۵۷	۱۲/۱۲

دستخط حاکم — مہر عدالت

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

قرآن مجید کی کوئی آیت منسوخ نہیں ہے

ماہ جنوری ۱۹۵۸ء کے رسالہ الفرقان میں محترم قاضی محمد نذیر صاحب کا یہ قیمتی مقالہ بطور خاص نمبر شائع ہو رہا ہے۔ پرانے اور نئے خریدار اپنے سالانہ چندہ میں ہی یہ رسالہ حاصل کریں گے۔ دوسرے دوست یہ خاص رسالہ دفتر الفرقان گول بازار سے جلسہ سالانہ کے ایام میں دس آنہ میں لے سکتے ہیں رسالہ کا سالانہ چندہ صرف پانچ روپئے ہے۔ مینجر الفرقان۔ ربوہ

مجالس خدام الاحمدیہ!

خدمت کیلئے تیار ہو جائیں

اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہمارا جلسہ سالانہ بالکل قریب آگیا ہے صرف دس دن باقی رہ گئے ہیں۔ اور چند روز میں ہی احباب اپنے مرکز میں برکات کے حصول کیلئے جمع ہونے شروع ہو جائیں گے۔ اور یہی موقعہ ایسا ہے۔ جس پر خدام الاحمدیہ کی خدمات کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً (۱) مسافروں میں سے بوڑھوں کمزوروں اور مستورات کو ٹکٹ خرید کر دینا

۲۔ اسٹیشنوں اور لاری کے اڈوں پر نگرانی کرنا۔ کہ مسافروں سے بدسلوکی تو نہیں ہو رہی۔

۳۔ کمزوروں اور بوڑھوں اور مستورات کا سامان گاڑی میں رکھوانا اور اتروانا ایسے مواقع پر قلی وغیرہ بہت تنگ کرتے اور لوٹتے ہیں غرض یہ اور اسی قسم کی بہت سی مشکلات میں خدام کی خدمت کی ضرورت ہوتی ہے۔ پس اس اعلان کے ذریعہ جملہ خدام الاحمدیہ کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنے فرائض منصبی کو سمجھیں۔ اپنے نام کی اہمیت اور اس کے وقار کو برقرار رکھنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ کسی جگہ بھی اس قسم کا کوئی حادثہ ہوگیا۔ اور خدام موقعہ پر مدد کو نہ پہنچے تو یہ ہمارے لئے ندامت کا باعث ہوگا۔

اس لئے جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے گذارش کرونگا کہ ابھی سے اس قسم کا انتظام کریں۔ کہ اسٹیشن یا اڈہ لاری پر خدام الاحمدیہ کے نمائندے اپنا بیج لگا کر موجود رہیں۔ تا ان کی شناخت میں آسانی ہو۔ ہر وقت کچھ نہ کچھ خادم موجود رہنے ضروری ہیں۔ اسی طرح جلسہ سے واپسی پر بھی ایسا ہی انتظام ہونا ضروری ہے۔ بڑی مجالس اور ایسی مجالس جو جنکشنوں پر واقع ہیں اس اعلان کی خاص طور پر مخاطب ہیں۔ مثلاً راولپنڈی۔ پشاور۔ لالہ موسےٰ۔ جہلم۔ ملکوال۔ سرگودھا۔ ملتان۔ روہڑی۔ کوٹری کراچی۔ خانیوال۔ لاہور۔ لائل پور۔ چک جھمرہ وغیرہ

امید ہے میری اس درخواست پر تمام مجالس توجہ فرمائیں گی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (مہتمم خدمت خلق خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری اعلان

گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر جماعت احمدیہ راولپنڈی کے بعض احباب نے اس بات پر اصرار کیا تھا کہ قیامگاہ مردانہ میں ان کے ہمراہ ان کی مستورات بھی قیام پذیر ہوں گی۔ تمام احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ سالانہ کے انتظام میں جو مردانہ قیام گاہیں ہیں وہ صرف مردوں کے لئے مخصوص ہیں۔ مستورات کو ان میں نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ مستورات کے قیام کا علیحدہ انتظام ہے۔ مستورات کو وہیں پر ٹھہرایا جائے

(افسر جلسہ سالانہ)

محکمہ ڈاک و تار

ذیل کی عارضی اسامیوں کے لئے جو غالباً مستقل ہو جائیں گی۔ درخواستیں مطلوب ہیں

	تعداد اسامیاں		گریڈ
۱۔ ڈی پیپر اسسٹنٹ	مغربی پاکستان	مشرقی پاکستان	۸۵-۵-۱۱۵/۱۵EB-۱۲۵
	۷۰	۳۰	EB—۱۰—۲۲۵
۲۔ وائرلیس اوپریٹر	۳۰	۲۰	ایضاً

مقامات انٹرویو۔ کراچی۔ سکھر۔ کوئٹہ۔ لاہور۔ پشاور۔ ڈھاکہ۔ چٹاگانگ۔ راجشاہی

قابلیت:۔ (الف) محکمہ سے باہر کے امیدوار ایف اے۔ ایک مضمون سائنس (فزکس یا ریاضی) ہونا چاہیئے یا وائرلیس۔ الیکٹریکل یا مکینیکل انجنیرنگ کا کسی منظور شدہ انجنیرنگ کالج سے ڈپلومہ

(ب) محکمہ کے امیدواران کے لئے:۔ میٹرک۔ ملازمت تین سال اس گریڈ میں یا قائم مقام ڈی پیپر اسٹیشن اسسٹنٹ $\frac{12}{57}$ تک ایک سال

عمر۔ بیرونی امیدوار ۱۷ سے ۲۴ سال عمر میں تین سال تک کی رعایت ہو سکے گی۔

عرصہ ٹریننگ۔ دو سال۔ الاؤنس ۸۰/- ماہوار۔ دوران ٹریننگ برائے امیدواران بیرونی۔ محکمانہ امیدوار اپنی پوری تنخواہ لیتے رہیں گے۔

ملازمت حاصل کرنے سے پہلے پانچ سال کا بانڈ دینا ہوگا۔ درخواستیں $\frac{12}{57}$-۳۱ تک بنام مسٹر شمیم احمد صاحب اسسٹنٹ ڈپٹی ڈائرکٹر جنرل پوسٹس ٹیلیگرافس کراچی۔

(ناظر تعلیم)

مکرم خادم صاحب کا ایڈریس

جو احباب محترم ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم کو ۱۵ دسمبر کے بعد خط لکھیں۔ ان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ پندرہ دسمبر کے بعد لاہور کے پتہ کی بجائے گجرات کے مندرجہ ذیل ایڈریس پر خط لکھیں

(ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم ایڈووکیٹ کورٹ روڈ گجرات)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میجر شریف احمد صاحب باجوہ نائب امیر جماعت احمدیہ لائلپور کی بڑی صاحبزادی بیگم انیسہ الیاس بہت بیمار ہے مشن ہسپتال لائلپور میں داخل ہے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (مہر اللہ دتہ لائلپور)

۲۔ میری بیوی بہت لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ مخلصین سے درخواست ہے کہ ان کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں (عبد الرحمٰن۔ الہی پارک۔ لاہور)

اہم طبی معلومات

ناقابل دید آئینہ

روس میں معمولی آئینوں کے بجائے "منفصل عدسوں" کی تیاری کا اعلان کیا گیا ہے۔ یہ شفاف پلاسٹک سے بنائے جاتے ہیں اور براہ راست آنکھ کے گولے اور پردے کے مابین رکھ دئیے جاتے ہیں۔ یہ عدسے آنکھ کے عضلات سے اتنے ملے ہوئے ہوتے ہیں کہ ان کو ماہرین بھی نہیں دیکھ پاتے۔ یہ آئینے ان نظاروں کو محدود نہیں کرتے جو ایک انسان بیک وقت دیکھ سکتا ہے۔ آنکھ کے گھماؤں کے ساتھ یہ بھی گھومتے ہیں۔ یہ نگاہ کو دھندلانے سے بچاتے ہیں اور نہ صرف قریب اور دور کے نظاروں کو صاف دیکھنے میں مدد دیتے ہیں بلکہ ایک آنکھ سے عدسے عدم موجودگی میں بھی اپنا کام سرانجام دیتے ہیں

یہ ناقابل دید عدسے علم طب کی جدید ترین ایجاد ہیں۔ تاہم ان کا محدود استعمال جو کمیابی کی وجہ سے تھا۔ اب ختم ہو گیا ہے۔ ماسکو آپٹیمولوجیکل انسٹی ٹیوٹ کی ایک مخصوص تجربہ گاہ نے ان عدسوں کی تیاری کے فن کی تکمیل کر لی ہے۔ اور بڑے پیمانے پر تیاری کا اعلان کیا ہے۔ مستقبل قریب میں سوویت یونین کے بڑے بڑے مراکز میں اسپیشل آپٹیکل ورکشاپس قائم کی جائینگی۔ جن میں ان ناقابل دید عدسوں کی حصولیابی بآسانی ممکن ہوگی۔

مہلک پھوڑوں کی روک تھام

تقریباً پچاس برس پیشتر روس کے ایک مشہور و معروف ماہر جراثیم این گامایا نے یہ خیال پیش کیا تھا کہ ہلکسین کے اثر سے مہلک پھوڑوں کے ریشوں کو تباہ کیا جا سکتا ہے۔ ریٹاکسین مائیکرو آرگنیزم کے طریقہ پر تیار کی جاتی ہے جیسے پی۔ یو۔ ڈی کی جائیسیس۔ چنانچہ محققین پچھلے چند برسوں میں اس مسئلہ کی چھان بین میں مشغول رہے اور سوویٹ میڈیکل سائنس اکیڈمی کے ایک شعبہ انسٹی ٹیوٹ آف ایکس پیریمنٹل پائلوجی میں تجربات کا ایک جدید سلسلہ شروع کیا گیا ہے — — — — — — — — — — — ان تجربات اور اس سے پہلے تجربات میں فرق یہ تھا کہ پہلے پی۔ یو۔ ڈی کی جائیسیس کے مردہ کلچر استعمال ہوتے تھے۔ مگر اب زندہ کلچرز استعمال کئے جانے لگے۔ کافی جانفشانی اور چھان بین کے بعد مختلف جانوروں مثلاً چوہے اور خرگوش میں مہلک پھوڑے پیدا کر کے آزمائشیں کی گئیں جن سے کافی حد تک ہمت افزا نتائج برآمد ہوئے

موجودہ دور میں اس امر کی کوشش کی جا رہی ہے کہ ان چھان بین کے عملی اصولوں کو علیحدہ کر دیا جائے۔

ساتھ ہی ساتھ تجربہ گاہ کا عملہ اس کوشش میں ہے کہ چھان بین کا نیا سلسلہ فطری وسطوں پر پیدا کیا جائے۔ یعنی چھان بین کا ایک ایسا سلسلہ شروع کیا جائے جس کو تعلق قطعی ان مہلک پھوڑوں سے ہو جن کا علاج ہونا ہے۔

پیر اور ہاضمہ کی خرابی

یہ ایک تعجب اور حیرت انگیز بات ہے لیکن پھر بھی ایک حقیقت ہے کہ جب آپ کے پیر ٹھنڈے ہوں گے غذا کے ہضم میں خلل واقع ہوگا۔

ایک ماہر محقق کا کہنا ہے کہ بیرونی اعضاء کی ٹھنڈک سے نظام ہضم پر شدید ردعمل ہوتا ہے۔ اور بطنی اعصاب گچھے اور عصب معدی شدید طور پر متاثر ہوتے ہیں۔

اس قسم کے ردعمل کے لئے اپنے پیر کو ایک منٹ گرم اور ایک منٹ سرد پانی میں غسل دینا چاہیئے اور اس کے بعد تولئے سے رگڑ کر صاف کرنا چاہیئے۔ اس طرح دوران خون تیز ہو کر ٹھنڈک کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔ اس عمل کے بعد غذا کھانا نفخ و ہضم سے محفوظ رکھتا ہے۔ اور ایک خاص قسم کی فرحت و شادابی محسوس ہوتی ہے۔

کتے کے پھیپھڑے سے انسانی گردے کی تیاری

جاپانی ماہرین جراحت کتے کے پھیپھڑے سے انسانی گردہ بنانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ یہ انکشاف مصنوعی گردہ کی تیاری کے سلسلے میں ٹوکیو یونیورسٹی میں کیا گیا ہے۔ اب تک ماہرین جراحت گردے کی تیزابیت کو دور کرنے کے لئے اس کو نکال کر ایک خاص قسم کی نلکی میں رکھتے تھے۔ اور یہ عمل چھ سات گھنٹے کرنا پڑتا تھا۔ اور سات سو سے آٹھ سو گرام خون بھی دینا ضروری ہوتا تھا۔ اس طرح قلب پر بہت تکان کے اثرات ہوتے تھے۔

فالج کے مریض کی ایجاد

برطانیہ کے ایک فالج کے مریض نے ایسا الارم ایجاد کرنے میں مدد کی ہے۔ جو فالج کے مریض کے سانس لینے والے آلہ کی امداد کرتا ہے۔ یہ الارم آلہ کے خراب ہونے کی بروقت اطلاع دیکر ہلاکت سے بچا لیتا ہے جو مریض فالج کے اثر سے سانس لینے میں دشواری محسوس کرتے ہیں۔ وہ سانس میں مدد دینے والا آلہ استعمال کرتے ہیں۔ لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے۔ کہ یہ آلہ خراب ہو جاتا ہے۔ اور انسان چند سیکنڈ میں ہلاکت کے قریب پہنچ جاتا تھا۔ اس جدید الارم نے اب تمام خطرات دور کر دیئے ہیں۔ فالج کے مریض مسٹر (Paul Bette) خود دو سال تک اس آلہ کی مدد سے سانس لیتے رہے ہیں۔

برطانیہ میں کم خرچ علاج کی مہم

برطانوی پارلیمنٹ کے ممبروں کی ایک کمیٹی چاہتی ہے۔ کہ میڈیکل کالج کے طلباء کو یہ تعلیم بھی دی جائے۔ کہ مختلف علاجوں پر کتنا خرچ آتا ہے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو قومی صحت کی اسکیم کے تحت ممکن ہے غیر ضروری طور پر مہنگے علاج اور دوائیں نسخوں میں لکھ دی جائیں۔ کمیٹی کے ممبروں کا کہنا ہے۔ کہ اسپتالوں میں نسخوں میں جو دوائیں لکھی گئی ہیں۔ ان پر سے لاکھ دس ہزار پونڈ خرچ ہوئے۔ اس کے مقابلے میں سنہ ۱۹۵۵ء میں ۷۰ لاکھ پونڈ کی دوائیں دی گئیں۔ ہیں۔ یہ خیالات دار العوام کی تخمینوں کی سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ میں ظاہر کئے گئے ہیں۔

ہائی بلڈ پریشر کا نیا علاج

روسی سائنس دان کی ایجاد

روسی سائنس دانوں نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ ایک ایسی دوا ایجاد کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ جو ہائی بلڈ پریشر کا شافی علاج ہے۔ روسی اخبار ترود کا بیان ہے۔ کہ تحقیقاتی مرکز (Monkey city) میں اس کا تجربہ بندروں پر کیا گیا ہے۔ اور سائنس دانوں نے اسے کامیاب پایا ہے۔ یہ دوا بحر اسود کے کنارے (Sukhum.) کے علاقہ میں ایک مقامی پودے سے بنائی جاتی ہے۔ یہ دوا جس کا نام (Ranoufloxin) ہے۔ جب بیمار بندروں کو دی گئی تو ان کا بلڈ پریشر بہت جلد کم ہو گیا۔

اس دوا کو انسانی جسموں پر بھی استعمال کر کے دیکھا گیا ہے۔ ابھی تک اس دوا کے اجزاء کا انکشاف نہیں کیا گیا ہے۔

تیراک کے کانوں میں میل خطرناک نتائج پیدا کرتا ہے

پانی میں تیرنے والوں کے کان میں میل بالکل نہ ہونا چاہیئے۔ یہ خیال بیچی سلوواکیا یونیورسٹی کے ایک پروفیسر نے ایک طبی مجلس میں ظاہر کیا ہے۔ پروفیسر موصوف کا بیان ہے۔ کہ تیراکوں کے کان میں میل کا ہونا اور خصوصاً ایک کان میں خطرناک نتائج پیدا کر سکتا ہے جب تیراک ٹھنڈے پانی میں تیرتا ہے۔ اور کان میں پانی پہنچتا ہے۔ تو وہ کان کے پردے پر اثر کرتا ہے۔ جہاں توازن دماغی قائم رکھنے والے اعصاب کو کنٹرول کرنے کا مرکز پایا جاتا ہے۔ کان میں میل کی موجودگی سے یہ توازن قائم نہیں رہتا اور تیراک اپنے کو پوری طرح کنٹرول نہیں کر پاتا۔ جب ایک کان میں یا دونوں کانوں میں میل ہوتا ہے۔ تو پانی اس مرکز تک نہیں پہنچتا۔ جہاں جسم کو کنٹرول کرنے کے اعصاب کا مرکز ہوتا ہے۔ اور نتیجہ میں تیراک پانی میں ڈوب جاتا ہے۔ یہ خطرہ ایک کان میں میل کی موجودگی میں اور بڑھ جاتا ہے۔

جاپان میں سرطان کے نئے علاج کی دریافت

بحر الکاہل اور ایشیائی علاقہ کی سرطان کے متعلق جو پانچ روزہ بین الاقوامی کانفرنس منعقد ہوئی ہے۔ اس میں سرطان کے علاج کے دو جاپانی طریقے بیان کئے گئے ہیں۔ ڈاکٹر ٹشاکا نے جو جاپان کے مشہور پروفیسر ہیں۔ اپنی ایک دوا کے متعلق رپورٹ پیش کی۔ جس کے تجربات جانوروں پر کئے جا رہے ہیں۔ یہ دوا سرطان کو گھلا کر ختم کر دیتی ہے۔ یہ سرطان کے خلیات کے مرکز میں ایک بلبلے پیدا کر کے ان خلیات ہی کو تباہ کر دیتی ہے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے - لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

(۱) مجھے مندرجہ ذیل کاموں کے لئے ۲۳ دسمبر ۱۹۵۷ء کو دو بجے بعد دوپہر تک نظرِ ثانی شیڈول ریٹ کے مطابق فیصدی شرح پر مبنی سربمہر ٹنڈر درکار مطلوب ہیں۔

— یہ ٹنڈر مقررہ فارموں پر (جو میرے دفتر سے بحساب ایک روپیہ فی فارم تاریخ مذکورہ بالا کے ایک بجے بعد دوپہر تک مل سکتے ہیں) پیش کئے جانے چاہئیں۔
آمدہ ٹنڈر اسی روز یعنی ۲۳ دسمبر ۱۹۵۷ء کو اڑھائی بجے بعد دوپہر حاضرین کے سامنے کھولے جائیں گے۔

نمبر شمار	نوعیت کام	تخمینہ لاگت	زرِ ضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر ڈبلیو ر	میعاد تکمیل کام
(i)	"تحصیل شکر گڑھ" میں ایک نئے ریلوے سٹیشن مع مسافر خانہ درجہ سوم کی تعمیر۔	تیس ہزار روپیہ ۳۰	چھ سو روپیہ ۶	کام شروع کرنے کے دن سے دو ماہ کے اندر
(ii)	اور "تحصیل شکر گڑھ" کے موجودہ ریلوے سٹیشن کو کوارٹر درجہ سوم میں تبدیل کرنا۔ نیز زمین سے اونچا پلیٹ فارم تعمیر کرنا اور موجودہ گڈز پلیٹ فارم کو پچاس فٹ مزید لمبا کرنا (اس غرض کے لئے اینٹیں بذمہ ٹھیکیدار)			
(iii)	شور کوٹ - وزیر آباد سیکشن میں لائن نمبر میں واقع پل پر ۹×۴۸×۱ فٹ ۲½ صاف سڑک تیار کرنا	ستر ہزار روپیہ ۷۰۰۰۰/-	ایک ہزار چار سو روپیہ ۱۴۰۰/-	"

(۲) وہ ٹھیکیدار جن کے نام ڈویژن ہذا کے منظور شدہ ٹھیکیداران کی فہرست میں درج نہیں وہ اپنی مالی پوزیشن اور سابقہ تجربہ کے متعلق ۲۳ دسمبر ۱۹۵۷ء تک سرٹیفکیٹ پیش کر کے اپنے نام اس فہرست میں درج کروا سکتے ہیں۔ اور ٹنڈر پیش کر سکتے ہیں۔

— ادارہ ریلوے اس بات کا ہرگز پابند نہیں کہ وہ کوئی کم سے کم ٹنڈر ضرور بالضرور منظور کرے۔

(۳) مفصل شرائط ہدایات اور نئے شیڈول ریٹ اور تخمینہ لاگت وغیرہ میرے دفتر میں روزانہ کاروباری اوقات کے اندر ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔

(۴) ٹھیکیدار کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ کام کی جگہ پر اپنے خرچ پر اینٹوں کو مہیا کرے۔ ادارہ ریلوے اینٹوں وغیرہ کی لدوائی - اتروائی یا ترتیب وغیرہ سے رکھنے کے اخراجات علیحدہ طور پر ادا نہیں کرے گا۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این - ڈبلیو - آر - لاہور

کسی اور دنیا میں نہیں بلکہ اسی زمین پر

ایک ایسا طریقہ علاج بھی موجود ہے جس میں

۱۔ ہر دوا میٹھی اور خوشگوار ہوتی ہے۔
۲۔ جس میں کسی مرض کو لاعلاج نہیں سمجھا جاتا۔
۳۔ جس کی دوائیں نئے (حاد) امراض میں بجلی کا سا اثر دکھاتی ہیں۔
۴۔ جس میں آپریشن کے کیس بھی محض دواؤں سے ٹھیک کئے جا سکتے ہیں۔
۵۔ جس کی ہزار ہزار دس دس ہزار بلکہ لاکھ لاکھ (طاقت) کی دوائیں پرانی سے پرانی امراض کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہیں۔
۶۔ جس میں پرانے طریقۂ علاج کی نسبت فائدہ تو بہت زیادہ ہے۔ مگر نقصان کا پہلو تقریباً ہے ہی نہیں۔
۷۔ اور جو ان تمام خصوصیات کے باوجود دنیا میں سب سے سستا طریقہ علاج ہے۔ کیا ایسے فن کی ترویج و اشاعت انسانیت کی بہترین خدمت نہیں؟

بفضلہ تعالیٰ ربوہ اور اس کے مضافات میں اس فن کی افادیت اور عظمت کی دھاک بٹھلانے میں ہمارے ادارہ کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ (مینجر راجہ ہومیو سٹور اینڈ ہاسپٹل۔ غلہ منڈی۔ ربوہ)

نارتھ ویسٹرن ریلوے، لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

(۱) مجھے مندرجہ ذیل کاموں کے لئے ۲۶ دسمبر ۱۹۵۷ء کے ڈیڑھ بجے بعد دوپہر تک نظرِ ثانی شدہ شیڈول ریٹ کے مطابق فیصدی شرح پر مبنی ازسرِنو سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔

یہ ٹنڈر مطلوبہ فارموں پر پیش کئے جانے چاہئیں جو میرے دفتر سے تاریخ مذکورہ بالا کے ایک بجے بعد دوپہر تک بحساب ایک روپیہ فی فارم حاصل کئے جا سکتے ہیں۔
آمدہ ٹنڈر اسی روز یعنی ۲۶ دسمبر ۱۹۵۷ء کو ہی اڑھائی بجے بعد دوپہر حاضرین کے سامنے کھولے جائیں گے۔

نمبر شمار	نوعیت کام	تخمینہ لاگت مع پرسنٹیج ٹنڈر	زرِ ضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر وغیرہ این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا	میعاد تکمیل کام
(i)	تاندلیانوالہ A.I.O.W سیکشن کے لئے ۲½ لاکھ اینٹ درجہ دوم مطابق نمونہ ادارہ ریلوے مہیا کرنا۔	دس ہزار روپیہ ۱۰	تین سو روپیہ ۳	دو ماہ
(ii)	قلعہ شیخوپورہ A.I.O.W کے لئے چار لاکھ اینٹ درجہ دوم مطابق نمونہ ادارہ ریلوے مہیا کرنا۔	سولہ ہزار روپیہ ۱۶	چار سو روپیہ ۴	تین ماہ
(iii)	شاہدرہ - کالا شاہ کاکو کے درمیان لالہ موسیٰ میں جہاں ڈبل لائن ختم ہوتی ہے۔ پل نمبر ۴ واقع در میل ۳/۱-۲ کے چھ آرچز ۱۲ تا ۲۶ دوبارہ تعمیر کرنا (مزدوری ہر قسم تو از مع اینٹیں بذمہ ٹھیکیدار)	ستر ہزار روپیہ R ۷۰،۰۰۰	چودہ سو روپیہ R ۱۴۰۰	دو ماہ ۲

(۲) مذکورہ بالا کاموں کے لئے صرف وہی ٹھیکیدار ٹنڈر پیش کر سکتے ہیں۔ جن کے نام لاہور ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج ہیں۔
— وہ ٹھیکیدار جن کے نام ڈویژن ہذا کے منظور شدہ ٹھیکیداران کی فہرست میں درج نہیں وہ ۲۶ دسمبر ۱۹۵۷ء سے پہلے پہلے اپنے نام اپنی مالی پوزیشن اور سابقہ تجربہ کے متعلق سرٹیفکیٹ پیش کر کے درج کروا کر ٹنڈر پیش کر سکتے ہیں۔

(۳) مفصل شروط و ہدایات اور نئے مطبوعہ شیڈول ریٹ اور تخمینہ لاگت وغیرہ میرے دفتر میں روزانہ کاروباری اوقات کے اندر ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔
— ادارہ ریلوے اس بات کا ہرگز ہرگز پابند نہیں۔ کہ وہ کوئی کم سے کم ٹنڈر یا کوئی ٹنڈر ضرور بالضرور منظور کرے۔

(۴) کام نمبر ۱ و ۲ کا ٹھیکہ لینے والے ٹھیکیداران کا فرض ہوگا کہ وہ اینٹیں ان کاموں کے انچارجوں کے گوداموں یا جہاں ان سے متعلقہ کام ہوگا۔ یعنی قلعہ شیخوپورہ۔ وزیر آباد - جڑانوالہ، تاندلیانوالہ۔ کمالیہ اور بنگا نہ صاحب وغیرہ میں پہنچائیں۔ اور انہیں ترتیب سے لگائیں۔
— ادارہ ریلوے ان کی لدوائی۔ اتروائی یا ترتیب سے رکھنے وغیرہ کے اخراجات علیحدہ طور پر ادا نہیں کرے گا۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ N.W.R لاہور

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے!

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴